بیتِ عتیق (پرانا گھر)

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی نبینا محمد و علی آله و صحبه وسلم .. اما بعد

یقیناً اللہ کا یہ پرانا گھر..

مسلمانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں..
دل اور پیشانیاں روزانہ پانچ مرتبہ ایک اور اکیلے اللہ کی خاطر خشوع و خضوع کے ساتھ، مطیع و فرمانبردار ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں..

دنیا کے تمام دور دراز راستوں سے مسلمان خانۂ کعبہ کی طرف وفد در وفد آتے ہیں، مناسکِ حج ادا کرتے ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں، (یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے) جب سے ابراہیم خلیل اللہ۔علیہ السلام۔ نے اسے اپنے رب کے حکم سے بنایا ہے، کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ لوگ اس میں باطل عقائد اور غلط مفاہیم سے دور رہ کر ہدایت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں..

اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِى بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٩٦﴾
فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ
حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ

آل عمران

ترجمہ: ''اللہ تعالی کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے''۔

اسلام کے ارکان

اے مسلمان بھائی

صحیحین میں نبی کریم ﷺ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

- لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا
- نماز قائم کرنا
- زکاۃ ادا کرنا
- رمضان کے روزے رکھنا
- اور بیت اللہ کا حج کرنا

حج اسلام کا ایک رکن ہے؛ اس شخص کا اسلام پورا نہیں ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور پھر حج نہ کرے..

لیکن یہ اللہ کی نعمت ہے کہ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حج فرض ہوا تو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ تو آپ نے فرمایا:

(حج ایک مرتبہ ہے، اس سے زیادہ نفل ہے) صحیح حدیث

حج ایک اللہ کے لئے خالص ہونا چاہیئے، اور اس میں ریاکاری اور دکھاوا نہ ہو، اس لئے کہ اللہ تعالی نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

(میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی بھی عمل کیا اور میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں)۔

نیز یہ حج رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہونا چاہیئے۔

یہاں ہم ان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ حج کا سفر اس وقت تک نہ شروع کریں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ حج نہ سیکھ لیں تا کہ اس کو اسوہ بنا سکیں اور آپ کے اس قول پر عمل کر سکیں کہ:

مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ
يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن
تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ
وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ
النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ
آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾
أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾

ترجمہ: ''حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالی باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالی کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔ تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعرِ حرام کے پاس ذکر الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔ پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالی سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالی کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداوں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ، بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ تعالی کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے''۔ (بقرہ: ۱۹۷-۲۰۳)۔

حج کے ارکان و واجبات

حج کے ارکان: (۴)

۱	احرام باندھنا۔
۲	عرفہ میں ٹھہرنا۔
۳	طواف افاضہ کرنا۔
۴	سعی کرنا۔

جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات: (۷)

۱	میقات سے احرام باندھنا۔
۲	سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا۔
۳	مزدلفہ میں رات گزارنا۔
۴	ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا۔
۵	کنکریاں مارنا،
۶	بال منڈوانا یا کم کرنا۔
۷	طوافِ وداع کرنا۔

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا تو اس کے بدلے فدیہ (قربانی) دے، جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کردے، اور خود نہ کھائے۔

حج کی تین قسمیں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ تین قسموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے

۱ تمتُّع عمرہ حج اور قربانی	حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عمرہ کا احرام باندھے، اور لَبَّیْکَ عُمْرَۃً مُتَمَتِّعًا بِهَا اِلَی الْحَجِّ کہے، طواف اور سعی کرے اور بال نکال کر عمرہ سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر منی جائے اور حج پورا کر لے، تمتع کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایامِ حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لے۔
۲ قِران عمرہ حج اور قربانی	حج اور عمرہ کی نیت ایک ساتھ کرے اور لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَ حَجًا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے اور احرام کی حالت ہی میں رہے حلال نہ ہو، آٹھویں تاریخ کو منی جائے پھر عمرہ اور حج کے بقیہ ارکان پورا کرے، البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہے، قِران کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایامِ حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لے۔
۳ افراد صرف حج اس پر قربانی نہیں ہے	صرف حج کی نیت کرے، اور لَبَّیْکَ حَجًا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم اور حج کی سعی کر لے، اور حالتِ احرام میں رہے یہاں تک کہ تمام ارکان مکمل کر لے۔ افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے اس لئے کہ اس نے صرف حج کیا ہے، عمرہ نہیں کیا۔

جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے حق میں تمتع افضل ہے:
اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسی حج کا حکم دیا تھا۔

یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے

افراد کرنے والا	قران کرنے والا	تمتع کرنے والا
''سب کے سب میقات سے احرام باندھیں''	''سب کے سب میقات سے احرام باندھیں''	''سب کے سب میقات سے احرام باندھیں''
۱ طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے
۲ حج کی سعی کرے	حج اور عمرہ کی سعی کرے	عمرہ کی سعی کرے
		اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرے
یوم النحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	یوم النحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	احرام سے حلال ہو جائے اور اس کیلئے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے حتی کہ عورت بھی
		اور یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھ لے۔

۱ مفرد کے لئے طواف قدوم سنت ہے اگر اس کو چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں۔

۲ طواف قدوم کرنے کے بعد فوراً منی چلے جائے تو حج کی سعی طواف افاضہ کے بعد کرلے۔

جو بچہ سنِ تمیز کو نہ پہنچا ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور بچے کے سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے اس طرح بچہ بھی مُحرِم ہو جائے گا، وہ بھی انہی چیزوں سے بچتا رہے جن سے بڑا محرم بچتا ہے، اسی طرح وہ بچی جو سنِ تمیز کو نہ پہنچی ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اس طرح بچی بھی مُحرِم ہو جائے گی، وہ بھی انہی چیزوں سے بچے گی جن سے ایک بڑی محرم عورت بچتی ہے۔ طواف کی حالت میں ان دونوں بچہ بچی کے کپڑے اور بدن پاک وصاف رہنا چاہیئے، اس لئے کہ طواف نماز کی طرح ہے، جس میں طہارت شرط ہے۔ اور اگر بچہ اور بچی سن تمیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔ اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا، وغیرہ۔

احرام

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے..

احرام کا مطلب یہ ہے کہ: حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کسی بھی وقت میں ہوسکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

حج یا عمرہ کے ارکان؛ میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں، پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہیئے کہ سب سے پہلے غسل کر لے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کر لے، اگر غسل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف ستھرے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کر لے:

عمرہ کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

حج تمتع کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا اِلَى الْحَجِّ۔

حج قران کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًا۔

اور حج افراد کرنے والا لَبَّيْكَ حَجًا۔

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اگر وہ بحری یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں تا کہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کر لیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔ اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہو جائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہو گیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔

احرام سے پہلے

آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، مونچھ کے بال کم کرنا، زیرناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔

☆ ہو سکے تو غسل کرلے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتی کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

مرد تمام سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

احرام کی کوئی خاص نماز نہیں ہے

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوڑھنی اوڑھ لے تا کہ غیر مَحرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کرلے۔ نیت کے بعد وہ مُحرِم ہو جاتا ہے گرچہ وہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کرلے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کرلے اور اگر نیت کے ساتھ: "لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ" (یعنی میں فلاں شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

مَحظُورات احرام

میقات سے احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے پر درج ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

- بال یا ناخن نکالنا، ہاں اگر بغیر قصد وارادہ کے گر جائیں، یا بھول کر یا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر کچھ بال نکال دے، یا ناخن تراش لے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

- مُحرم کے لئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔

- مسلمان مُحرِم (ہر جگہ) اور غیر مُحرِم (جب وہ حدودِ حرم میں ہو تو) ہر دونوں کے لئے خشکی کا شکار کرنا، یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا، سب حرام ہے۔

- مسلمان چاہے مُحرِم ہو یا غیر مُحرِم ہر دونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑ اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خودرو ہیں ان کو اکھاڑنا؛ حرام ہے، اسی طرح حدود حرم میں شکار کرنا مُحرِم اور غیر مُحرِم دونوں کے لئے حرام ہے۔

- مسلمان چاہے مُحرِم ہو یا غیر مُحرِم ہر دونوں حالتوں میں حدود حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔

محظوراتِ احرام

- منگنی کرنا یا عقدِ نکاح کرنا، خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے، جماع کرنا، یا عورتوں سے مباشرت کرنا (سب حرام ہیں) عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مُحرِم نہ خود نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے اور نہ منگنی کرے" (مسلم)۔

- عورت حالتِ احرام میں دستانے نہ پہننے، اور اپنے چہرے کو نقاب یا برقعہ سے نہ چھپائے، البتہ اجنبی مرد کی موجودگی میں اپنے چہرے کو اوڑھنی وغیرہ سے چھپانا واجب ہے، جس طرح دیگر حالات میں واجب ہے۔

- مُحرِم کو احرام سے اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی چیزوں سے جو سر کو لگ جائیں مثلاً: ٹوپی، شماغ، غترہ، عمامہ، اگر بھول کر یا انجانے میں ڈھانپ لے تو یاد آنے کے بعد یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو نکال دے، اس طرح اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں ہے۔

- اسی طرح مُحرِم کو پورے بدن پر یا بدن کے کچھ حصہ پر سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، مثلاً: جبہ، قمیص، ٹوپی، پاجامہ، اور موزے پہننا۔ ہاں اگر کھلا کپڑا نہ پائے تو پاجامہ پہننا جائز ہے، اور جو شخص جوتا نہ پائے اس کو موزے پہننا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مُحرم کے لئے جائز ہے

- گھڑی اور ہیڈ فون پہننا۔
- انگوٹھی اور چپل پہننا۔
- چشمہ، بلٹ، اور کمر بند پہننا۔
- چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے، اسی طرح سر پر سامان یا بستر اٹھانا جائز ہے۔
- زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے، اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، انکو دھونا جائز ہے، اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال
- گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔
- اگر مُحرِم بھول کر یا انجانے میں اپنے سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔

عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

تو فوراً غسل کرلے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جاسکتا ہے،

اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کو داہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوج اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ غلط ہے اور اس میں ایذاءرسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹھہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔

عمرہ کا طواف

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر، استغفار، دعا یا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر ہوتو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں، اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہیئے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر (اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

سورة البقرة

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے، ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکر وں میں رمل کرے یعنی صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔

حجرِ اسود

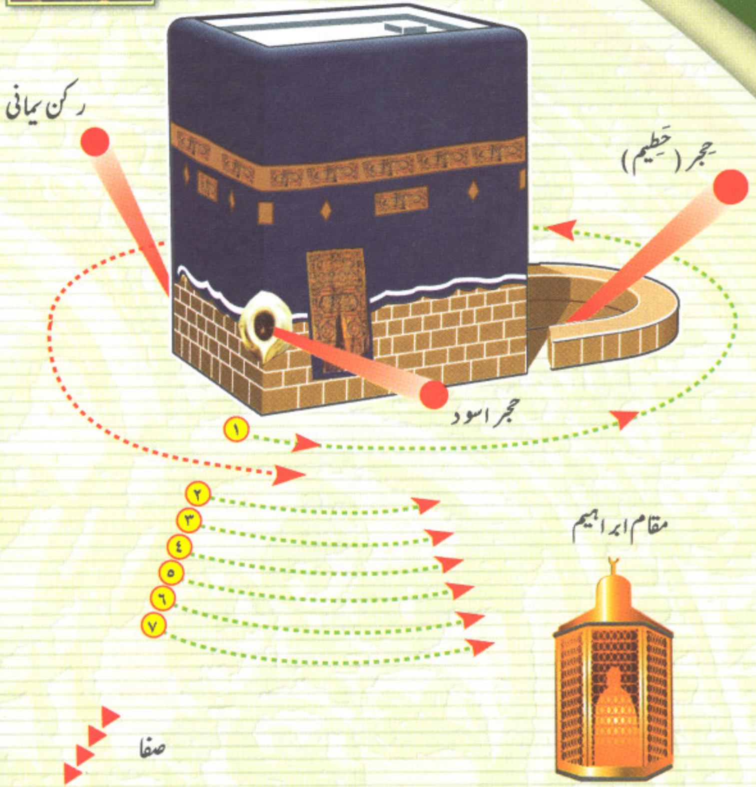

ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

طواف کے دوران چند ملاحظات

دورانِ طواف حِجر کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حِجر کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حِجر کعبہ میں داخل ہے۔

کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا..

یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

۱ داہنے کندھے کو ڈھانپ لے۔

۲ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الكَافِرُونَ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

سُورَةُ الإخْلَاصِ

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرہ کی سعی

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکر ادا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہو جائے تو اس طرح کہے اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ

۞ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

یہ دعا تین بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کرلے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،

دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے ۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل وعیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔

مروہ

جب مروہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

- لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مروہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکر پورے کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔

- اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا۔ اللہ نہ کرے۔ کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیر (کرسی) پر مکمل کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

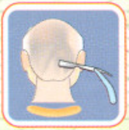

حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ..

- طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے..

سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے..

- سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے

سر کے بال منڈوائے یا کٹنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کٹنگ پورے بالوں کی ہونی چاہیئے۔

- اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

سعی صفا سے شروع ہوتی ہے اور مروہ پر ختم ہوتی ہے

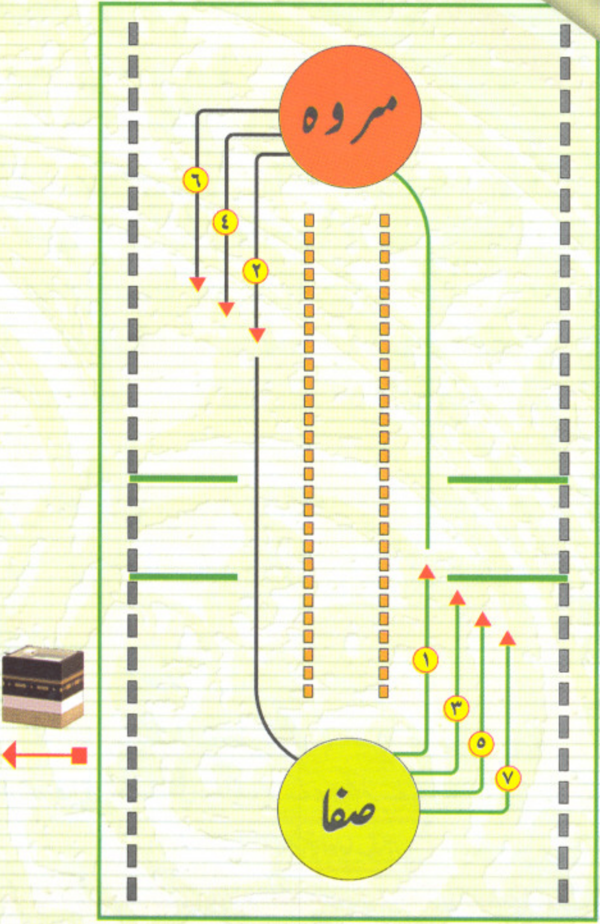

دو ہری لائٹوں کے درمیان تیز چلنا

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ

یومِ ترْوِیَہ..

حج کے ارکان آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں،

اس دن کو یومِ ترْوِیہ کہا جاتا ہے۔

ظہر سے پہلے

تمتع کرنے والا اس دن چاشت کے وقت احرام باندھے، احرام باندھنے سے قبل وہ تمام کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کیا ہے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا اور نماز پڑھنا، پھر اپنی قیام گاہ سے احرام باندھے،

البتہ قران اور افراد کرنے والے حاجی اپنے احرام میں باقی رہیں گے۔

ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں

تمتع، قران اور افراد کرنے والے تمام حاجی ظہر سے پہلے منیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں جمع کئے بغیر ان کے اوقات میں چار رکعت والی نمازوں کو قصر کے ساتھ پڑھیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ ہی میں گزاریں، اور فجر کی نماز بھی وہیں پڑھیں، یوم ترویہ سے پہلے منیٰ پہنچنے والا منیٰ ہی میں ترویہ کے دن چاشت کے وقت حج کا احرام باندھ لے۔

منیٰ میں رات گزارنا

سنت یہ ہے کہ حاجی ترویہ کا دن منیٰ میں گزارے،

نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے، پھر سکون وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے، قرآن پڑھتے ہوئے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے، اللہ رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چلتے رہیں..

عرفہ کا دن..

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہوسکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے

ابوداد، ترمذی۔

سورج طلوع ہونے سے لیکر

سورج غروب ہونے تک

عرفہ کا دن..

سب سے بہترین دن ہے،

اس دن حاجیوں کے وفود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالی بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(اللہ تعالی عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ان لوگوں کی خواہش کیا ہے؟..) ۔

ہم اللہ سے اس کا فضل واحسان طلب کرتے ہیں...

نویں ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

میدان عرفہ

سنت یہ ہے کہ حاجی اگر میسر ہو تو مقامِ نَمِرَہ میں اترے ورنہ سیدھے عرفہ کے حدود میں داخل ہو جائے، وہاں بہت سی نشانیاں اور علامتیں ہیں جو عرفہ کے حدود کی نشاندہی کرتی ہیں... عرفہ کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہیئے کہ اس عظیم دن میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے تلبیہ، ذکر، اور بکثرت استغفار کرے ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے، اللہ کی حمد وثناء بیان کرے، خشوع وخضوع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ جائے، اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں بھائیوں کے لئے دعائیں کرے۔

ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔

ظہر کا وقت ہو جائے تو امام صاحب وعظ ونصیحت پر مشتمل خطبہ دیتے ہیں، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع اور قصر کرتے ہوئے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ رسول اللہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، ان دونوں نمازوں سے پہلے یا درمیان میں یا ان دونوں کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہ پڑھے۔

حاجیوں کو چاہیئے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن، اور اس باعزت جگہ میں ان کے اجر وثواب کو ضائع کر دیتے ہیں۔

غروبِ شمس

مزدلفہ کی طرف

یومِ عرفہ کی بعض عام غلطیاں

حدودِ عرفہ کے باہر اترنا اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا۔
جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہوگا۔

- سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا؛ یہ جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔

- جس نے ایسا کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

- جبلِ عرفہ پر چڑھنے کی خاطر بھیڑ لگانا، دھکے دینا، اس کی چوٹی پر پہنچنا، اس کو چھونا اور وہاں نماز پڑھنا، یہ سب بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔
مزید یہ کہ اس پر چڑھنے سے صحت اور بدن پر بھی مختلف نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔

- دعا کے وقت جبلِ عرفہ کی طرف رخ کرنا۔

سنت تو یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔

مزدلفہ

نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے وقت حجاج کے قافلے -اللہ کی برکت سے-، مشعر حرام -مزدلفہ- کی طرف چل پڑتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اس کے احسان، اور اس کے فضل وکرم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اللہ نے انہیں میدان عرفات میں حاضری کی توفیق بخشی ہے، یہاں پہنچنے کے فوری بعد مغرب اور عشاء جمع اور قصر، ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

- مزدلفہ پہنچتے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنبہ ہونا چاہیئے، مثلاً:
- مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چننا۔
- یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔
- جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں؛ کہ سنت یہ ہے کہ حجاج یہ رات مزدلفہ میں گزاریں، یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لیں،

البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات کے بعد منی جاسکتے ہیں۔

حاجی جب نماز فجر سے فارغ ہوجائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعرِ حرام جو کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کے پاس ٹھہرے، یا مزدلفہ میں کسی بھی جگہ ٹھہر جائے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، تکبیر کہے، اور جتنا ہوسکے دعائیں کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑے۔

منی جاتے ہوئے راستے میں جمرۂ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں چن لے، جو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں، اور بقیہ دنوں کے لئے منی ہی سے چن لے۔

یہاں سے -اللہ کی برکت میں- تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے منی کی جانب چلتا رہے۔

غروب کے وقت

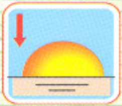

مزدلف کی طرف

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کے ساتھ پڑھنا

مزدلفہ میں رات گزارنا

نماز فجر پڑھنا

ذکر ودعا

کنکریاں چننا

منی کی طرف

لبيك اللهم لبيك .. لبيك لا شريك لك لبيك .. إن الحمد والنعمة لك والملك .. لا شريك لك

اور جب حاجی منی پہنچے

اور جب حاجی منی پہنچے تو جمرۂ عقبہ کی طرف جانے میں جلدی کرے،
جمرۂ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔

چنانچہ جمرۂ عقبہ پہنچتے ہی تلبیہ بند کر دے، پھر درج ذیل کام کرے:

١

جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے،
ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

٢

اگر اس پر قربانی ضروری ہے تو قربانی کرے،
خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔

٣

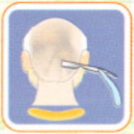

اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے، لیکن منڈوانا افضل ہے،
اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔

یہ ترتیب افضل ہے

اور اگر کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

یہ قربانی کا دن ہے اور بقر عید کا پہلا دن ہے..

مسلمان دنیا کے مشرق اور مغرب میں اور حجاج منی کے میدان میں ایک خاص انداز میں عیدالاضحیٰ کا استقبال کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوش وخرم ہوتے ہیں، اور اللہ کے تقرب کی خاطر اپنے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔

جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد ان الفاظ میں عید کی تکبیر کہتا رہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ ..اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض حاجیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں مثلاً:

- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مار رہے ہیں، چنانچہ وہ غصہ میں گالیاں دیتے ہوئے کنکریاں مارتے ہیں، جب کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔
- بڑی بڑی کنکریاں، یا جوتوں، یا لکڑی کے ٹکڑوں سے جمرات کو مارنا؛ دین میں غلو ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔
- رمی کے لئے جمرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھگڑا کرنا؛ بڑی غلطی ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور حوض کے اندر صحیح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔
- ایک ساتھ تمام کنکریاں مارنا: اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہوگی، حالانکہ مشروع تو یہ ہے کہ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

حاجی جب جمرۂ عقبہ کو کنکری مار لے، حلق یا قصر کر لے تو اس کے لئے تحلل اوّل جائز ہوگیا، اب وہ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے..

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کے لئے حلال ہو جاتی ہیں۔

جمرۂ عقبہ کی طرف جانا

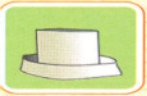

تلبیہ بند کرے

جمرۂ عقبہ کو رمی کرے

تکبیرات عید کہتا رہے

قربانی کرے

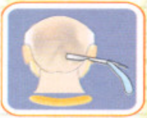

حلق یا قصر کرے

جمرات کو کنکریاں مارنا

عید کے دن صبح مزدلفہ سے منی پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کریں:

جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے میں جلدی کرے، سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

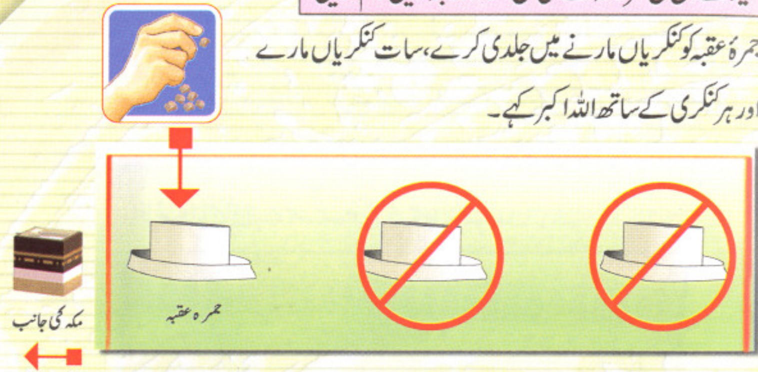

ایامِ تشریق کے تینوں دنوں میں۔

جمرۂ صغری، جمرۂ وسطی، اور جمرۂ عقبہ؛ تینوں کو کنکریاں مارے۔

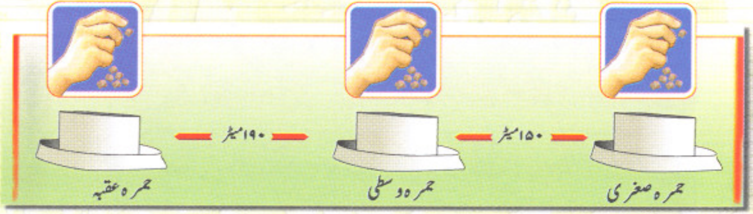

طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طواف افاضہ کرلے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حجِ قِران یا حج افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کرلیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔

جب حاجی قربانی کے دن طواف افاضہ سے فارغ ہوجائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتی تک کہ عورت بھی حلال ہوجاتی ہے ۔

ایام تشریق

گیارہویں ذی الحجہ کی رات ہی سے ایام تشریق شروع ہوجاتے ہیں۔

گیارہویں رات

بارہویں رات

تیرہویں رات

- قربانی کے دن حاجی طواف افاضہ کے بعد منی لوٹ جائے اور ایام تشریق کی تینوں راتیں وہاں گزارے۔
- یا جس کوجلدی جانے کا ارادہ ہو وہ دوراتیں گزارے۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

۞ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

ترجمہ: اور اللہ تعالی کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

حاجی پر واجب ہے کہ...

- منی میں جتنے دن گزارے ان میں زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے۔
- ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔
- کثرت سے ذکر اور دعا کرے۔
- اطمینان اور سکون کا التزام کرے۔
- بھیڑ لگانے اور جھگڑا کرنے سے پرہیز کرے۔

جمرات کو کنکریاں مارے

- سنت یہ ہے کہ حاجی جمرۂ صغری اور جمرۂ وسطی کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے کسی کو دھکا مارے اور تکلیف دیئے بغیر

البتہ جمرۂ کبری کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ ہی دعا کرے۔

- اور جو دو دنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارے پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی منی سے نکل جائے۔ ہاں اگر سورج غروب ہوگیا اور وہ ابھی منی ہی میں ہے تو اس پر ضروری ہے کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی منی میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے.. اب اگر وہ جلدی نکلنے کی تیاری نہیں کیا اور دن نکل جائے تو اس پر منی میں رات گزارنا لازم نہیں ہے۔

طوافِ وداع

حجاج منی سے نکلنے کے بعد طواف وداع کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان وواجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا:

> تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہوجائے

متفق علیہ

طواف وداع حج کا وہ آخری واجب ہے،

جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔

طوافِ وداع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔

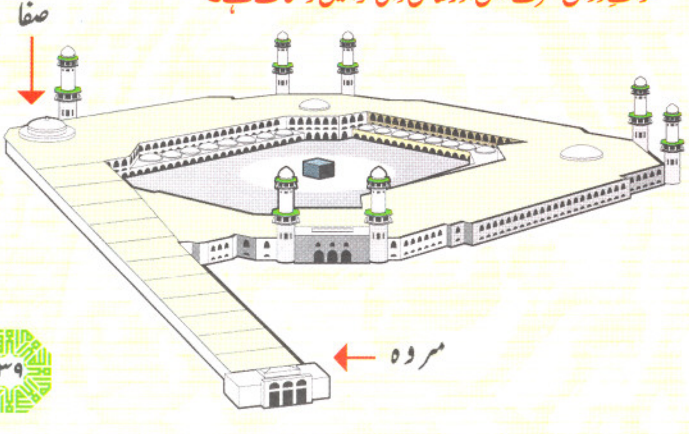

مرداورعورت پرحج واجب ہونے کے شروط:

اسلام

عقل

بلوغت

حُرِّیت

استطاعت

عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شرط ہے..

جوسفرِ حج میں اس کے ساتھ رہے جیسے: شوہر یا وہ شخص جس سے نسب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوگئی ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوتی ہو جیسے: رضاعی بھائی، یا عورت کی ماں کا شوہر، یا عورت کے شوہر کا بیٹا،..

اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ "کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا مَحرم اس کے ساتھ ہو اور عورت سفر نہ کرے بغیر مَحرم کے ، ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول میری بیوی سفر حج پر نکل گئی ہے، جبکہ فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی نکل جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (متفق علیہ)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ

(متفق علیہ)۔

اس بارے میں احادیث بہت ہیں جو عورت کو محرم کے بغیر حج اور دوسرے سفر سے روکتی ہیں۔ عورت چونکہ صنف نازک ہے، سفر میں بہت سے حالات اور مصاعب سے دوچار ہوسکتی ہے جن کا مقابلہ مرد ہی کر سکتے ہوں۔ اور فاسق اور بدکاروں کی نذر بھی ہوسکتی ہے، لہذا اس کے ساتھ ایک ایسے محرم کا ہونا ضروری ہے جو اس کی دیکھ ریکھ کر سکے۔

عورت کے سفرِ حج میں ساتھ رہنے والے مَحرم میں ان شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

مسلمان ہو

عقلمند ہو

بالغ ہو

اگر مَحرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائے:

۱۔ اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے اس لئے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے۔ اور شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفل حج کرنے سے منع کر دے۔

۲۔ باتفاق علماء عورت حج اور عمرہ میں مرد آدمی کی نیابت کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کر سکتی ہے، خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

۳۔ سفر حج میں عورت کو حیض یا نفاس آ جائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آ جاتا ہے تو بھی وہ احرام کی نیت کر لے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔

۴۔ احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال، اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک وصاف ہونا۔ اپنے بدن میں ایسا عطر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں تیز خوشبو نہ ہو؛ جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلتے تھے اور احرام کے وقت اپنی پیشانیوں پر مشک کی پٹیاں باندھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی پسینہ پسینہ ہو جاتی تو اس کے چہرے پر بہہ جاتا؛ نبی کریم ﷺ اس کو دیکھتے اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔ (ابوداؤد)۔

۵۔ عورت اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالی ہے تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا تَنْتَقِبُ الْمرْأۃُ: مُحرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔ (بخاری)۔

اور جب غیر مُحرم مرد اس کی طرف دیکھے تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اوڑھنی یا کسی اور کپڑے سے چھپالے، اسی طرح ہتھیلیوں کو بھی دستانوں کے علاوہ کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لئے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔

برقع، نقاب اور دستانے

۶۔ حالت احرام میں عورت کے لئے ایسا زنانہ لباس پہننا جائز ہے؛ جس میں زینت نہ ہو، مردوں سے مشابہ نہ ہو، نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اعضاء جسم ظاہر ہونے لگیں، نہ اتنا پتلا ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے پیر اور ہاتھ کھلے رہیں، بلکہ ڈھیلا ڈھالا، موٹا اور کشادہ ہونا چاہیئے۔

زینت اور پتلے لباس

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مُحرم عورت قمیص، میاکسی، پاجامہ، اوڑھنی، اور موزے پہن سکتی ہے، کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کے لئے مخصوص ہے جیسے لال یا ہرا یا کالا؛ پہن سکتی ہے، اور اگر اس کا بدیل استعمال کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (مغنی ۳۲۸/۳)

تلبیہ میں آواز بلند کرنا

۷۔ احرام کی نیت کے بعد عورت کے لئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنا آئے، آواز بلند کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تنبیہ کرنے کے تالی مارنا سنت ہے نہ کہ تسبیح۔ (مغنی ۳۳۰/۲_۳۳۱)

۸۔ طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے خصوصاً حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس، مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، مزاحمت حرام ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اگر چہ بآسانی ہی سہی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کے لئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے۔ عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دور ہی سے اشارہ کرے۔

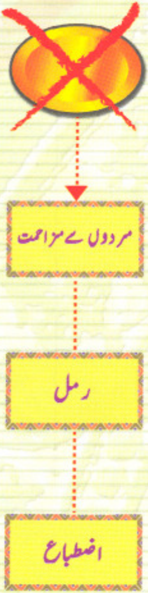

۹۔ عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔ اور ان پر اضطباع (داہنے کندھے کو کھلا رکھنا) بھی نہیں ہے۔ (مغنی ۳۴۴/۲)

۱۰۔ رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حائضہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں؛ احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور جمرات کو کنکریاں مارنا، البتہ طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے؛ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

> "عام حاجی جو جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ"۔

(متفق علیہ)

تنبیہ..

طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے کہ سعی کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔

۱۱۔ عورتوں کے لئے چاند غائب ہونے کے بعد ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منی پہنچنے کے بعد بھیڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا بھی جائز ہے۔

۱۲۔ عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پور کے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ حائضہ عورت جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ البتہ اپنے شوہر کے لئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہوگی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دی تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے؛ یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقراء حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہوگا۔

۱۴۔ طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آ جائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیثِ عائشہ میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: (صفیہ بنت حیي طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیں تو آپ نے فرمایا: "کیا وہ ہم کو روک لے گی؟

تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ (جب منی سے) مکہ آئیں اور طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں تو اس کے بعد حائضہ ہو گئیں، آپ نے فرمایا: تب تو وہ نکل جائے" متفق علیہ۔

ضعیف لوگوں کے ساتھ

اپنے بالوں میں سے

حائضہ عورت طواف وداع سے ساقط ہو جاتا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے۔ (بخاری مسلم)۔

دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اَفْضَلُ مَاقُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)

ترجمہ: ''نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) ۔

ترجمہ: ''اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔ خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہیئے، خصوصا اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعاؤں کو ہر وقت زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہیئے، جامع ذکر اور دعاؤں کا انتخاب کر لیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
- الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔
- لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
- رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

(مومن: ۶۰)

''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا رب باحیا، کریم اور سخی ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو خالی لوٹائیں''۔ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ''ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نواز ہی دیتا ہے: ۱۔ یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول کرتا ہے، ۲۔ یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو ذخیرہ بنا کر دیتا ہے، ۳۔ یا پھر اس سے اسی جیسی ایک مصیبت کو ٹال دیتا ہے، لوگوں نے کہا تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، تو آپ نے فرمایا: اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے''۔

دعا کے بعض آداب

- اخلاص اور للّٰھیت۔
- اللہ کی حمد وثناء بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اختتام بھی اللہ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعا میں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعا میں گڑگڑائیں اور قبولیت دعا میں جلدی نہ کریں۔
- دعا میں دل ودماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بدحالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالی سے دعا کریں۔
- اپنے اہل، مال، اولاد اور اپنے آپ کو بددعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نہ اونچی ہو اور نہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا اعتراف کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکرادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لالچ طمع، ڈر اور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کردیں۔
- دعا تین تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعا میں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کرلیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

محترم حاجی صاحب

اے دبلے پتلے اونٹوں پراور تمام دور دراز راستوں سے آنے والو!

آپ کا یہ حق ہے کہ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کا حج شہوانی باتوں، فسق وفجور، لڑائی جھگڑا اور گناہوں سے محفوظ رہے، آپ کا حج اللہ کی کتاب اوراس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کے موافق ہو، کامل طریقہ پراداہو، تا کہ آپ اللہ کے فضل اوراس کی رحمت سے اجرعظیم، گناہوں کی مغفرت برائی کا کفارہ، درجات کی بلندی، اورجنت پاسکیں، یہی وہ حج مبرور (مقبول حج) ہے جس کا ذکرایک متفق علیہ حدیث میں آیاہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے''۔ متفق علیہ

حج مبرور جس کا بدلہ جنت ہے: وہ حج ہے جس میں احکام پورے پورے ادا کئے گئے ہوں، اور بہترین طریقہ پراداہواہو، جوگناہوں سے خالی ہو، نیکیوں اور بھلائیوں سے بھرپور ہو، فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ حج مبرور: وہ حج ہے جس کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔

ہم آپ کی مومن روح کوابھارتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ مضبوطی سے اللہ کی کتاب کوتھام لیں اوراس کے رسول ﷺ کی اقتداءکریں اوراپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ تعامل کرنے میں اپنے اٹھنے بیٹھنے والوں کے لئے ایک قابلِ اتباع نمونہ ہوجائیں تا کہ آپ کا حج -ان شاءاللہ حج مبرور ہو، آپ کی کوشش قابل قدر ہو، اورآپ اپنے گھر کواس حالت میں لوٹیں کہ گویا آج ہی آپ کوآپ کی ماں نے جنم دیاہو، گندگیوں سے پاک، گناہوں سے دور ہوکر..

اور اے حاجی صاحب؛ جب آپ اپنے وطن کو لوٹیں گے تو ۔

جب بھی آپ کانفس آپ کواللہ کی نافرمانی پرآمادہ کرے تو آپ اس دن کو یاد کریں جس دن آپ کعبہ کا طواف کررہے تھے، صفااور مروہ کے درمیان سعی کررہے تھے،... یاد کریں اس دن کوجب آپ عرفہ کے میدان میں اپنے دونوں ہاتھوں کواٹھائے ہوئے اللہ کی رحمت، اس کی معافی اور مغفرت کی امید میں تھے یقیناً یہ چیز آپ کوگناہوں اور برائیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگی، ہم آپ تمام کے لئے اللہ سے حج مبروراور قابل قدرکوشش کی دعا کرتے ہیں، وہ تو ہر چیز پرقدرت رکھنے والا ہے۔ ہمارے نبی، آپ کے آل، اورآپ کے تمام صحابہ پراللہ کی رحمت ہو۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

مدینہ : نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَاتَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّااِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ :

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا

وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

(متفق علیہ) ۔

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔

مسجد نبوی کی زیارت حج کے شروط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلاد حرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جائے پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے..

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

- داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ،
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ،
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

- داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھولدے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

- مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد... سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الجنہ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب واحترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، اَللّٰهُمَّ آتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اُمَّتِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور انکے لئے بھی رحمت و مغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت و مغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔

ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبوی کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

- ✗ حجرۂ نبی ﷺ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔
- ✗ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔
- ✓ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیئے۔

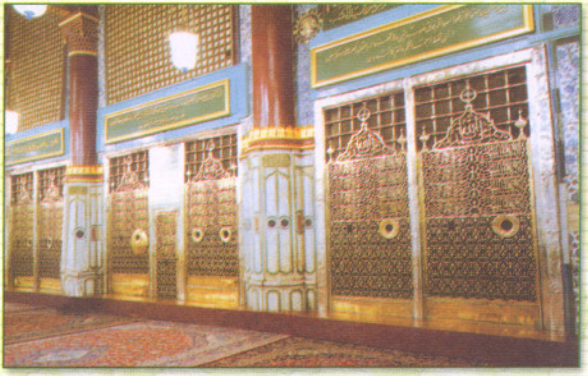

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں؛ جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداء اُحد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشھداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعا یہ ہے:

> السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ
> وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

(مسلم)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو باوضو ہو کر مسجد قباء جائے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کرلے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث سھل بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قباء آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر اُدھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔